رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۸۳۵

قادیان

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر:- غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN

قیمت پیشگی اندرون ہند ...

قیمت ششماہی پیشگی اندرون ہند ۸ عہ

قیمت ششماہی پیشگی بیرون ہند لعہ

فہرست مضامین
- گاما کے شرمناک سلوک ۔ صہ ۳
- ایک نوجوان کی شرمناک حرکات ۔ صہ ۴
- مجلس احرار کے لاشہ کے ٹکڑے
- ہندوؤں کا فوجی کالج
- احرار کی مسلمانوں کے خلاف تیاری ۔ صہ ۵
- واقعات عالم ۔ صہ ۶
- لیڈران احرار پر مسلمان اخبارات کی پھٹکار ۔ صہ ۷
- مراسلات ۔ صہ ۹
- اشتہارات ۔ صہ ۱۰
- تحریک ۔ صہ ۱۲

جلد ۲۳	۱۱ جمادی الثانی سنہ ۱۳۵۴ھ	یوم شنبہ	مطابق ۱۰ ستمبر سنہ ۱۹۳۵ء	نمبر ۶۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۸ ستمبر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی طبیعت ابھی تک ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت جاری رکھیں۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ شیخ محمود احمد صاحب عرفانی مدیر الحکم کے بیمار ہو جانے کی وجہ سے الحکم کی اشاعت میں التوا ہو گیا ہے۔ احباب شیخ صاحب کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ اور الحکم کے باقاعدہ جاری رہنے کے لئے خاص توجہ کریں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قضا و قدر کے راز خدا تعالےٰ نے مخفی رکھے ہیں

فرمایا "بڑا ہی بدقسمت وہ انسان ہے۔ جو خدا تعالےٰ کو اپنی مرضی کے مطابق چلانا چاہتا ہے۔ خدا کے ساتھ تو دوست والا معاملہ چاہیئے۔ کبھی اس کی مان لی اور کبھی اپنی منوالی۔

؎ زبخت خویش برخوردار باشی ۔ بشرطِ آنکہ بامن یار باشی

ہمارے گاؤں میں ایک شخص تھا۔ اس کی گائے بیمار ہو گئی صحت کے لئے دعائیں مانگتا رہا ہو گا۔ مگر جب گائے مر گئی تو دہریہ ہو گیا۔

خدا نے اپنی قضا و قدر کے راز مخفی رکھے ہیں۔ اور اس میں ہزاروں مصالح ہوتے ہیں۔ میرا تجربہ ہے۔ کہ کوئی انسان بھی اپنے معمولی مجاہدات اور ریاضات سے وہ قرب نہیں پا سکتا۔ جو خدا کی طرف سے ابتلا آنے پر پا سکتا ہے۔ زور کا تازیانہ اپنے بدن پر کون مارتا ہے۔ خدا بڑا رحیم و کریم ہے۔ ہم نے تو آزمایا ہے۔ ایک تھوڑا سا دکھ دے کر بڑے بڑے انعام و اکرام عنایت فرماتا ہے۔ وہ جہان ابدی ہے۔ جو لوگ ہم سے جدا ہوتے ہیں وہ تو واپس نہیں آ سکتے۔ ہاں ہم جلدی ان کے پاس چلے جائیں گے اس جہان کی دیوار کچی ہے۔ اور وہ بھی گرتی جاتی ہے۔ سوچنے والی بات یہ ہے۔ کہ یہاں سے انسان نے لے ہی کیا جانا ہے۔ اور پھر انسان کو یہ پتہ نہیں ہوتا۔ کہ کب جانا ہے جب جائیگا ابھی تو بے وقت جائیگا۔ اور پھر خالی ہاتھ جائے گا۔ ہاں اگر کسی کے پاس اعمال صالحہ ہوں تو وہ ساتھ ہی جائینگے۔ بعض آدمی مرنے لگتے ہیں۔ تو کہتے ہیں میرا اسباب دکھا دو۔ اور ایسے وقت میں مال و دولت کی فکر پڑ جاتی ہے۔

ہماری جماعت کے لوگ بھی اس طرح کے ابھی بہت ہیں۔ جو تجربہ طلبی طور پر خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ بعض لوگ خطوں میں لکھتے ہیں۔ کہ اگر ہمیں اتنا روپیہ مل جائے۔ یا ہمارا یہ کام ہو جائے۔ تو ہم بیعت کر لینگے۔ بیوقوف اتنا نہیں سمجھتے۔ کہ خدا کو تمہاری بیعت کی ضرورت کیا ہے۔ ہماری جماعت کا ایمان تو صحابہ والا چاہیئے۔ جنہوں نے اپنے سر خدا کی راہ میں کٹوا دیئے تھے۔" (الحکم ۲۴ ستمبر سنہ ۱۹۰۷ء)

تیس ہزار قرضہ کے لئے احباب کو تحریک

احباب کرام کو معلوم ہے۔ کہ مخالفین سلسلہ عالیہ احمدیہ کی شرارتوں کیوجہ سے کچھ عرصہ سے مرکز پر بہت سے غیر معمولی اخراجات کا بوجھ پڑ رہا ہے جس کے باعث صدر انجمن احمدیہ اب پھر زیادہ زیر بار ہوگئی ہے۔ اور معمولی بجٹ میں سے اخراجات کا پورا کرنا مشکل ہو رہا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ اب کچھ عرصہ سے انجمن کے کارکنوں اور متعلقین کو انکی تنخواہیں اور وظائف باقاعدگی کے ساتھ ماہ بماہ ادا نہیں کئے جاسکنے اور بعض ضروری کاموں میں روکاوٹ واقعہ ہوئی ہے۔ اس مشکل کو حل کرنے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ تجویز پسند فرمائی ہے۔ کہ اسوقت ایک نئی تحریک تیس ہزار روپیہ قرض کے لئے جماعت کے ان خاص احباب سے کی جائے جو حصولِ ثواب کیلئے خوشی سے اسمیں شریک ہونا چاہیں

اس تحریک کو بھی تحریک قرضہ ساٹھ ہزار کی طرح خاکسار کے سپرد کیا گیا ہے۔ جسکے یہ معنی ہیں۔ کہ اس روپیہ کی فراہمی اور واپسی اسی طرح خاکسار کی زیر نگرانی ہوگی جس طرح پہلے قرضہ کی تحریک تھی۔ اس تیس ہزار روپیہ کی فراہمی اور واپسی کے شرائط حسب ذیل ہوں گے۔

(۱) ایکصد روپیہ سے کم رقم اس تحریک میں کسی دوست سے نہیں لی جائیگی۔ اس سے زیادہ رقم جسقدر بھی کوئی دوست دینا چاہیں شکریہ کے ساتھ قبول کی جائیگی۔ مگر وہ رقم پورے سینکڑوں میں ہونی چاہیئے:۔

(۲) یہ رقم جسقدر جلد ممکن ہو۔ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام بھیجدی جائے زیادہ سے زیادہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۵ء تک پہونچ جانی چاہئیں:۔

(۳) واپسی کل روپیہ کے فراہم ہوجانے پر جنوری ۱۹۳۷ء سے شروع ہوگی۔ اور اسکی وہی صورت ہوگی جو تحریک ساٹھ ہزار میں تھی۔ یعنی ایک ہزار روپیہ ہر مہینہ میں ان دوست یا دوستوں کو ادا کیا جایا کرے گا۔ جنکا نام قرعہ میں نکلے گا:۔

اس قاعدہ سے استثناء صرف ان دوستوں کے لئے کی جائیگی۔ جو اس تحریک میں پانچ ہزار یا اس سے زیادہ روپیہ داخل کرینگے۔ ان کے ساتھ یہ رعایت کی جائیگی کہ اگر ان کو کسی وقت روپیہ جلد مطلوب ہو۔ تو انکے اطلاع دینے اور کم از کم ایک مہینے کا نوٹس دینے پر ان کو ایک مہینے میں اڑھائی ہزار روپیہ تک واپس دیا جائیگا (اس صورت میں اس ماہ میں کوئی رقم بذریعہ قرعہ اندازی واپس نہیں کی جائیگی۔) اگر ایک سے زیادہ دوست اس استثنا کے ماتحت ایک ہی وقت میں روپیہ طلب فرمائیں۔ تو حتی الوسع ہر ممکن کوشش انکی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے کی جائیگی۔ اس ضمن میں اس امر کا بیان کر دینا خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ کہ تحریک قرضہ ساٹھ ہزار میں کل رقم جو بہتر ہزار سے زائد جمع ہوئی تھی۔ اس میں سے قریباً چھتیس ہزار روپیہ کی رقم احباب کو واپس کی جاچکی ہے۔ جو چھتیس ہزار کی رقم ابھی باقی ہے۔ وہ انشاء اللہ حسب وعدہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۶ء تک تمام احباب کو واپس کردی جائے گی۔ اور نئے قرضہ کی واپسی اس کے بعد شروع ہوگی:۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ جس طرح احباب نے میری تحریک قرضہ ساٹھ ہزار کو کامیاب بنانے میں خوشدلی کے ساتھ مدد دی تھی اسی طرح اب سلسلہ کی اس نئی خدمت کے موقعہ کو بھی غنیمت سمجھیں گے اور اس تحریک میں شامل ہو کر مجھے شکریہ کا مزید موقعہ عطا فرمائیں گے:۔ خاکسار فرزند علی عفی عنہ

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۷، ۸ ستمبر ۱۹۳۵ء کو بیعت کرنے والوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخلِ احمدیت ہوئے:۔

۱	حسین بی بی صاحبہ ضلع شیخوپورہ
۲	رحمت بی بی صاحبہ ضلع اسلام آباد کشمیر
۳	بیگم بی بی صاحبہ ضلع گجرات
۴	موہے خان صاحب ضلع امرتسر
۵	ایک صاحب ضلع گورداسپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۱ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ

مسٹر گابا سے احرار کا شرمناک سلوک

مجلس احرار نے مسٹر کے ایل گابا پر یہی ظلم نہیں کیا۔ کہ ان سکے ایک اہم غلطی کی طرف نہایت ادب اور متانت کے ساتھ توجہ دلانے پر ان کی سالقہ خدمات اور ان کی خود تسلیم کردہ قابلیت پر پانی پھیر دیا۔ ان کے تمام ادب و احترام کو بالائے طاق رکھ کر ان کی نیت اور ان کے اخلاق پر افسوسناک حملہ کر دیا۔ بلکہ یہ ستم بھی کیا ہے کہ ان کے پرانے معاندوں اور کینہ توزوں کے لئے ان کے خلاف اظہار غیظ و غضب کا دروازہ کھول دیا ہے۔

ظاہر ہے کہ مسٹر گابا کا نومسلم کہلانا غیر مسلموں کو ایک آنکھ نہیں بھا سکتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جب وہ باوجود سرگرم جدوجہد کے مسٹر موصوف کو مسلمان ہونے کا اعلان کرنے سے کسی طرح باز نہ رکھ سکے۔ تو انہوں نے یہ کوشش شروع کر دی۔ کہ انہیں مسلمانوں میں بدنام اور رسوا کریں۔ چنانچہ ہندو اخبارات نے اس وقت جبکہ مسٹر گابا نے قبول اسلام کا اعلان کیا۔ ان پر طرح طرح کے الزام لگائے اور زیادہ تر زور اس بات پر دیا۔ کہ وہ مالی مشکلات سے تنگ آکر مسلمانوں میں شامل ہو رہے ہیں۔ نہ کہ مذہب کی خاطر۔ اور اگر مسلمان ان کی خواہشات پوری نہ کر سکے۔ تو وہ بھی زیادہ دیر تک مسلمان نہ کہلا سکیں گے۔

کس قدر افسوس کا مقام ہے۔ کہ احرار نے مسٹر گابا کو "نہایت مخلص مسلمان" "اسلام کا شیدائی" اور "علامہ" کہتے کہتے جھٹ ان کے خلاف وہی حربہ چلا دیا۔ جو ان کے مسلمان ہونے کے وقت سے لے کر اس وقت تک غیر مسلم چلاتے چلے آرہے تھے۔ اس طرح ایک طرف تو غیر مسلموں کے لئے خوشی اور مسرت کا سامان مہیا کر کے انہیں مسٹر گابا پر زبان طعن دراز کرنے کا موقعہ بہم پہنچا دیا۔ اور دوسری طرف ان سے اپنی تعریف و توصیف کرانی شروع کر دی۔ چنانچہ ہندو۔ اور سکھ اخبارات میں یہ دونوں باتیں آج کل نمایاں طور پر نظر آرہی ہیں۔ چنانچہ اخبار "پرتاپ" "مولانا گابا کا فتویٰ" کے عنوان سے لکھتا ہے:-

"احرار کو رنج نہ ہوتا۔ اگر مولانا گابا کوئی معقول بات کہتے۔ اس وقت یہی کہا جاتا ہے کہ مولانا صاحب بڑی چیک ہیں۔ جب تک احرار ہر دلعزیز تھے۔ تب تک وہ ان کے ساتھ رہے اب کہ ان کی ہر دلعزیزی میں کسی قدر فرق آگیا ہے۔ وہ ان سے الگ ہو گئے ہیں۔ احرار کے لئے یہ ڈھارس ہو سکتی ہے۔ کہ اگر کل پھر ان کا ستارہ چمکا۔ تو گابا صاحب ان کے قدموں میں آکر گریں گے۔ لیکن اس ڈھارس سے نہیں کیا۔ کیونکہ اس بیان کے بعد گابا صاحب ان کی نظر میں دو کوڑی کے ہو جائیں گے۔ احرار کو گابا صاحب کی غداری کا کتنا رنج ہو گا۔ لیکن یہ کہنا بے محل نہیں۔ کہ انہوں نے ان کے نومسلم ہونے کا فائدہ اٹھایا۔ انہوں نے انہیں اسمبلی کے لئے کھڑا کیا۔ تو اس لئے نہیں۔ کہ ان سے قابل تر کوئی مسلمان نہ تھا۔ بلکہ اس لئے کہ وہ نومسلم تھے۔ اور نومسلم ہونے کی وجہ سے ہی وہ کامیاب ہو گئے۔ ورنہ ان کے مخالف فریق نے ان کی کتاب پیغمبر صحرا کے اقتباسات کی بناء پر جو چوٹ کی تھی۔ وہ مہلک ثابت ہوتی۔ وہ بچ گئے۔ تو محض اس لئے کہ وہ نومسلم تھے۔ وہ اب بھی نومسلم ہی رہنا چاہتے ہیں پہلے احرار تھے۔ اب احرار سے الگ ہو کر مسلمان بنے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی۔ تو وہ مسلمانوں کو کوئی معقول مشورہ دیتے"

"پرتاپ" نے احرار کی حمایت میں مسٹر گابا کے حال پر یہ نوازش تو ان کا بیان شائع ہوتے ہی کر دی۔ اور جب مجلس احرار نے گابا صاحب کے خلاف غیظ و غضب کا اظہار کیا۔ تو "پرتاپ" پھر بولا۔ اور احرار کی قرارداد کی تائید میں ایک لیڈنگ آرٹیکل شائع کیا۔ جس میں بہت کچھ احرار کی حمایت کرنے کے بعد لکھا:- "ہم احرار کی تعریف کئے بنا نہیں رہ سکتا۔ کہ انہوں نے مسٹر گابا کے سامنے ہتھیار ڈالنے۔ ان کے سامنے ناک رگڑنے۔ اور دوزانو ہو کر ان سے عجز کے ساتھ درخواست کرنے کی بجائے انہیں چیلنج کر دیا ہے۔ کہ ہم تمہاری حقیقت سے واقف ہیں۔ اس لئے تم سے دبنے کے نہیں اگر ہمت ہو۔ تو تم بھی ہمارے مقابلہ پر آجاؤ۔ اس چیلنج کی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ جانتے ہیں کہ جن لوگوں نے آج کل شہید گنج کے متعلق ایجی ٹیشن بپا کر رکھا ہے۔ ان کے لئے منہ کی کھانا لازمی ہے"

سکھ اخبار "شیر پنجاب" "پرتاپ" سے بھی چار قدم آگے بڑھ گیا۔ چنانچہ اس نے لکھا۔ "سیاست" و "زمیندار" نے احرار کے خلاف ایجی ٹیشن کر کے انہیں بدنام کر دیا۔ تو علامہ گابا بھلا احراری کیوں رہتے۔ آپ نے ولایت سے آتے ہی اعلان جاری کر کے احراریوں کی بھی مذمت کر دی۔ بھلا جو اپنے باپ کا نہ بنا۔ وہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور مولوی حبیب الرحمٰن وغیرہ کا کیا لگتا ہے مگر احرار بھی زمانہ کے سرد و گرم چشیدہ ہیں۔ گابا کے اس بیان سے ذرا نہ گھبرائے۔ اور ان کے بیان کے جواب میں ایک ریزولیوشن پاس کر کے مسٹر گابا پر ایسی چوٹ کی۔ کہ اگر قدرت نے غیر معمولی ڈھٹائی ان کی فطرت میں ودیعت نہ کی ہو۔ تو نہ راوی تک جانے کی ضرورت ہے۔ اور نہ کنواں ڈھونڈنے کی حضرت علامہ تو ایک چلو بھر پانی سے سرخرو ہو سکتے ہیں...... احرار کو ان مشکلات و مصائب کا بھی علم ہے۔ جو مسٹر گابا کو دائرہ اسلام میں کھینچ لائیں۔ اور جن میں اب تک مسٹر گابا مبتلا ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ مسٹر گابا احرار سے اپنی مطلب برآری محال پاکر اونگھتے کو ٹھیلے کا بہانہ کے مصداق اب اپنی قسمت کسی اور پارٹی سے وابستہ کرنا چاہتے ہیں۔ اور مسجد شہید گنج کے مسئلہ کو آڑ بنانا چاہتے ہیں۔ بجبوراً احرار نے سچی بات منہ پر کہہ دی۔ احرار کی یہ دلیری قابل مبارکباد ہے۔ ہر مسلمان کو یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ خواہ ہندو ہوں۔ یا مسلمان۔ کنہیا لال گابا ہوں۔ یا خالد لطیف گابا۔ ہر صورت میں علامہ صاحب کے ایل گابا ہی رہیں گے۔ ان کی فطرت میں کوئی مذہب یا کوئی پارٹی انقلاب پیدا نہیں کر سکتی"

یہ ہے وہ سلوک جو احرار نے مسٹر گابا سے خود کیا۔ اور غیر مسلموں سے کرایا۔ اس کے متعلق ہر مسلمان کو احرار سے یہ پوچھنے کا حق حاصل ہے کہ ان پر مسٹر گابا کے متعلق یہ راز اب افشا ہوا ہے جب انہوں نے مسجد شہید گنج کے متعلق اپنا بیان شائع کیا۔ یا پہلے سے معلوم تھا۔ کہ ان کے پیش نظر جلب منفعت کے مقصد کے سوائے کوئی مقصد نہیں ہے۔ اگر احرار کو اس بات کا علم پہلے سے تھا۔ تو انہوں نے اس کا اظہار اس وقت کیوں نہ کیا۔ اور کیوں مسلمانان پنجاب کی طرف سے انہیں اسمبلی کا نمائندہ منتخب کرایا اس وقت تو احرار نے مسٹر گابا کی شکست کو اسلام کی شکست اور ان کی فتح کو اسلام کی فتح قرار دیا۔ اور ان لوگوں کے خلاف حسب عادت سخت سب و شتم کرتے رہے۔ جو مسٹر گابا کے انتخاب کے محض اس لئے خلاف تھے۔ کہ احرار انکی تائید و حمایت کا دم بھر رہے تھے۔ مگر آج دنیا جہان کے سارے عیوب مسٹر گابا کی طرف منسوب کر رہے ہے۔ اور دوسروں سے کرا رہے ہیں۔ بات یہ ہے۔ کہ جب تک کوئی شخص احرار کی ہاں میں ہاں ملاتا ہے۔ ان کا آلہ کار بنا ہے۔ اور ان کی بد دیانتیوں اور فریب کاریوں پر پردہ ڈالے رکھے اس وقت تک تو وہ ہر قسم کے عیوب سے پاک ہر خوبی کا حامل۔ اور ہر قابلیت کا مالک ہوتا ہے۔ لیکن جونہی اس کے منہ سے احرار کی مرضی کے خلاف کوئی بات نکل جائے۔ وہ کشتنی اور گردن زدنی قرار دینے کے علاوہ نیت کا کھوٹا اور بدعملی کا مجسمہ بن جاتا ہے۔ گویا احرار کے وہ چند افراد جو اپنے آپ کو سیاہ و سفید کے مالک سمجھے بیٹھے ہیں۔ انہیں اپنے اعمال ناموں کی سیاہی خود بخود تو نظر نہیں آتی۔ لیکن اگر کوئی ان کا دیرینہ نیازمند انہیں کوئی بالکل نمایاں داغ ازراہ ہمدردی اور خیر خواہی دکھائے تو اس کے سر ہو جاتے ہیں اور اسکی طرف ہر قسم کے عیوب منسوب کرنے لگ جاتے ہیں یہی سلوک انہوں نے مسٹر گابا سے کیا ہے۔ اور جس لوگوں کے ہاتھوں مسٹر گابا جیسے قابل اور معزز نومسلم کی عزت محفوظ نہیں رہ سکتی۔ ان سے کسی اور کو بھی اپنی عزت محفوظ نہیں سمجھنی چاہیئے۔ یا تو ہمیشہ کے لئے اپنی ضمیر ان کے حوالے کر دینی چاہیئے۔ ان کے ہر عیب کو صواب اور ان کی ہر برائی کو بھلائی سمجھنا چاہیئے اور ہر بات خواہ وہ کیسی ہی فریبکارانہ اور مکارانہ کیوں نہ ہو۔ تائید کر

ایک مخلص نوجوان کی حسرتناک وفات

آہ چودہری نذیر احمد صاحب

چودہری نذیر احمد صاحب ساکن بوبک متر ضلع سیالکوٹ سے جو چودہری مہر الدین صاحب احمدی کے فرزند ارجمند تھے۔ ۹ نومبر ۱۹۳۴ء کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک وقف زندگی پر اپنے آپ کو پیش کیا۔ اور چونکہ ان کی زبان میں قدرے لکنت تھی۔ اس لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے بموجب انہیں دفتر تحریک جدید میں کام کرنے کے لئے اطلاع دے دی گئی۔ اس پر انہوں نے باقاعدہ دفتر میں کام کرنا شروع کر دیا۔ اور آخر وقت تک مرحوم نے نہایت اخلاص اور جوش سے اس کام کو جو ان کے سپرد کیا گیا تھا سرانجام دیا۔ مرحوم نے اس عرصہ میں صرف بارہ دن کی رخصت لی۔ اس سے ان کے کام کے شوق کا علم ہو سکتا ہے۔ تبلیغی کاموں میں حصہ لینے کا خاص شوق تھا۔ جب بوجہ پاؤں پر چوٹ لگنے کے چند دن کام کرنے کے قابل نہ تھے۔ تو بھی دفتر میں باقاعدہ حاضر ہوتے رہے اور اس خیال سے کہ کام جمع نہ ہو جائے خود اپنی نگرانی میں بعض دیگر دوستوں سے کام کراتے۔ ۴ ستمبر کو ۲/۱ ۴ بجے بعد دوپہر انکو ان کے بھائی نور احمد کی طرف سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی۔ کہ ان کے والد صاحب سخت بیمار ہیں۔ اس پر انہوں نے گھر جانے کی اجازت لی۔ چونکہ گاڑی کے ذریعہ جانے میں زیادہ دیر لگنے کا خیال تھا۔ اس واسطے چھ بجے شام کے قریب سائیکل پر روانہ ہوئے۔ بعد کے واقعات کے متعلق جو کچھ سنا گیا ہے وہ یہ ہے۔ کہ جب مرحوم وڈالہ کے قریب پہنچے۔ تو سامنے سے چند سکھ بے تحاشا گھوڑیاں بھگاتے آ رہے تھے۔ مرحوم نے کوشش کی۔ کہ ایک طرف ہو کر ان کی زد سے بچ سکیں۔ لیکن اس میں کامیاب نہ ہو سکے۔ اور گھوڑوں کے پاؤں تلے آ کر کچلے گئے۔ ان سکھوں نے ان کے کچلے جانے کی کوئی پرواہ نہ کی۔ اور بھاگ گئے۔

اتفاقاً اسی وقت ایک احمدی فتح محمد صاحب ملازم سمال ٹاؤن کمیٹی قادیان اس راستہ جا رہا تھا۔ اس نے مرحوم کو زخمی دیکھا اور گاؤں والوں کو اطلاع دی۔ گاؤں والوں نے اپنے چوکیدار کو تھانہ بٹالہ میں اطلاع کے لئے بھیجا۔ اور سمال ٹاؤن کمیٹی کے ملازم نے مرحوم کو چونکہ قادیان میں دیکھا ہوا تھا۔ اس لئے اس نے آ کر اطلاع دی۔ کہ اس حلیہ کا ایک نوجوان کچلا گیا ہے۔ یہ اطلاع دس بجے شب کے قریب پہنچی۔ اسی وقت پتہ لگانے کی کوشش کی گئی۔ آخر قاری غلام مجتبیٰ صاحب پریذیڈنٹ لوکل جماعت قادیان کو معلوم ہوا۔ کہ وہ چودہری نذیر احمد صاحب ہیں۔ اسی وقت بھائی ڈاکٹر محمود احمد صاحب معہ چند دوستوں کے روانہ ہو گئے۔ اور پولیس قادیان کے ایک دو آدمیوں کو بھی ساتھ لے گئے۔ وہاں جا کر معلوم ہوا۔ کہ چودہری نذیر احمد صاحب کو پولیس نے بٹالہ روانہ کر دیا ہے۔ اور وہ راستہ میں جاتے ہوئے فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس پر یہ اصحاب واپس آ گئے۔ صبح کو چند اصحاب بٹالہ بھیجے گئے۔ جو لاش بذریعہ لاری قادیان لے آئے۔ لاش رات کو ایک صندوق میں جو اسی غرض سے بنوایا گیا تھا۔ برف کے ساتھ رکھ دی گئی۔ اگرچہ مرحوم کے عزیز و اقارب کو بذریعہ ایکسپریس جوابی تار جلد آنے کو اطلاع دی گئی۔ لیکن چونکہ ڈاکٹری مشورہ یہ تھا کہ باوجود کوشش کے نعش زیادہ دیر تک نہیں رہ سکیگی اس لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۶ ستمبر صبح ۷ بجے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں قادیان کے احباب کثرت سے شریک ہوئے۔ اور پھر حضور کے ارشاد کے بموجب مرحوم کو بہشتی مقبرہ میں

باقی دیکھو صہ کالم اول

اہلِ درد

از جناب حافظ سید مختار احمد صاحب مختارؔ شاہجہانپوری

اللہ اللہ کیا ہی دل کش ہے بیانِ اہلِ درد
طرزِ اہلِ درد سے ظاہر ہے شانِ اہلِ درد

اے دعائے نیم شب اے روحِ جانِ اہلِ درد
مونہہ ترا تکتی ہے چشمِ خوں چکانِ اہلِ درد

اپنی بے دردی پر ان کا ناز حد سے بڑھ گیا
کیا میں اب ان کو سناؤں داستانِ اہلِ درد

داغہائے دل سے سینہ ہے برنگِ لالہ زار
ساتھ اہلِ درد کے ہے بوستانِ اہلِ درد

یہ الم یہ رنج یہ تکلیف یہ ایذا یہ غم
دل پھٹا جاتا ہے سن سن کر بیانِ اہلِ درد

اشک بن کر کیوں رواں ہیں لختِ دل لختِ جگر
ڈھونڈھنے نکلا ہے کس کو کاروانِ اہلِ درد

چھپ رہا انصاف گم گشتہ خدا جانے کہاں
جا رہی ہے عرش تک آہ و فغانِ اہلِ درد

یہ تو اے چشمِ مروت پوچھ لینے دے مجھے!
کب تک او بے درد کب تک امتحانِ اہلِ درد

وہ تو ہیں نامِ خدا آرامِ دل آرامِ جان
لوگ کہتے ہیں یونہیں ایذا رسانِ اہلِ درد

ہو گیا افسانہ ذکرِ وامق و فرہاد و قیس
اب ہے اپنے دوش پر بارِ گرانِ اہلِ درد

دنگ ہو جاتا ہوں ان کا روئے زیبا دیکھ کر
جب وہ کہتے ہیں مٹا دیں گے نشانِ اہلِ درد

اے فلک کیا جی چراتے بھی نظر آیا کوئی
بارہا دیکھا ہے تو نے امتحانِ اہلِ درد

خوفِ عالم زیرِ پا بالائے سر فضلِ خدا
دیکھئے یہ ہیں زمین و آسمانِ اہلِ درد

اہلِ جوہر زندگی پاتے ہیں جوہر کے طفیل
درد ہی کے دم سے ہے نام و نشانِ اہلِ درد

مجمعِ اغیار کب تک کوچۂ دلدار میں
اور ہیں بے درد چندے میہمانِ اہلِ درد

ہے یہ میری خوش نگاری یا فسونِ چشمِ ناز
ورنہ اس بے دردِ عالم سے بیانِ اہلِ درد

وہ دل آزاری کے شائق اور میں شیدائے ضبط
ان سے نامِ جور قائم مجھ سے شانِ اہلِ درد

تیزی عمر اے شوقِ شرحِ داستانِ دل دراز
ہائے تھک تھک کر ہی ہو گئی گویا زبانِ اہلِ درد

مظہر و کوثر کہاں ہیں صادق و بسمل کہاں
آج بس مختارؔ ہے محوِ بیانِ اہلِ درد

مولوی محمد احمد صاحب بی اے ایل ایل بی کپورتھلہ
خان محمد ذوالفقار علیخاں صاحب گوہر رام پور

مولوی سید صادق حسین صاحب اٹاوہ
حضرت مولانا مولوی عبیداللہ صاحب قادیان

مجلس احرار کے لاشہ کے ٹکڑے مختلف ہاتھوں میں

احرار نے جو عجیب وغریب ہتھیار مسلمانوں کا زور والی لوٹ کر اپنا تنور شکم بھرنے کے ایجاد کئے۔ ان میں سے ایک شعبہ تبلیغ ہے دوسرا یہ کہ وہ آٹھ کروڑ مسلمانان ہند کے نمائندہ ہیں۔ اور مسلمانان ہند کی واحد نمائندہ جماعت صرف احراری ٹولی ہے۔ تیسرے ان کا نام نہاد امیر شریعت ہے۔

عام مسلمان تو اپنی ناواقفیت اور زود اعتقادی کی وجہ سے احرار کے پھندے میں پھنس گئے۔ لیکن جو واقف کار تھے۔ وہ احرار کے فتنہ وفساد کے خوف سے جس کی حمایت بعض حکام بھی کر رہے ہیں۔ دبک گئے۔ اور احرار نے سمجھا کہ میدان فتح ہو گیا۔ اب ان کا جو جی چاہے۔ کرتے پھریں۔ اسی زعم میں انہوں نے مسجد شہید گنج کے متعلق غداری کی۔ اور اس سے مسلمانوں پر ان کی حقیقت واضح ہو گئی۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے ان کی کشتی مضبوط چٹانوں سے ٹکرا کر پاش پاش ہو گئی۔ وہی مسلمان جو احراریوں کے گلوں میں پھولوں کے ہار ڈالتے تھے۔ خود احرار کے گلے کا ہار بن گئے۔ دھینگا مشتیاں ہوئیں۔ گالی گلوچ۔ لعن طعن اور برا بھلا کہنا ایک عام بات ہو گئی۔ احرار پر آوازے کسے گئے۔ ان کے سروں پر خاک ڈالی گئی۔ عطاء اللہ مردہ باد۔ حبیب الرحمٰن مردہ باد۔ مجلس احرار مردہ باد کے نعرے لگائے گئے۔ فرستی کا کرتہ۔ اور مظہر علی اظہر کی شلوار پھاڑ دی گئی۔ غرض احرار کی روسیاہی کا ایسا عبرتناک منظر چشم عالم نے دیکھا اور دیکھ رہی ہے۔ کہ جس کو حیطہ تحریر میں لانا بہت مشکل ہے۔

یہ حالات دیکھ کر وہ لوگ بھی ہشیار ہو گئے۔ جو اس بات کے منتظر بیٹھے تھے۔ کہ احرار بے نکیل ہوں۔ اور وہ انہیں نوچنا شروع کر دیں۔ چنانچہ اب جبکہ انہوں نے دیکھا۔ کہ احرار کی لاش بے گور و کفن سامنے پڑی ہے۔ تو انہوں نے اسے چیرنا پھاڑنا شروع کر دیا۔ اور جمعیۃ العلماء نے مراد آباد میں ایک جلسہ کر کے یہ اعلان کر دیا کہ

"جمعیۃ العلماء ہند صرف ہندوستان کی ایک واحد جماعت ہے۔ جسے مسلمانان ہند کی نمائندہ جماعت کہنا چاہیئے"

اور اس طرح یہ ظاہر کر دیا۔ کہ مجلس احرار کو مسلمانوں کی نمائندگی کا دعوے کرنے کا کوئی حق نہیں۔

یہ تو زمانہ بتا دے گا۔ کہ "جمعیۃ العلماء" کا "نمائندہ جماعت" ہونا کیا حقیقت رکھتا ہے۔ مگر اس سے یہ تو ظاہر ہو گیا ہے کہ مجلس احرار کو اب اس قسم کا دعوے کرنے کی ہمت نہیں۔

دوسری چیز جس پر احرار کو بے حد ناز تھا۔ شعبہ تبلیغ ہے۔ مگر اس پر بھی جمعیۃ العلماء نے اپنے مراد آباد کے اجلاس میں ہی قبضہ کر لیا۔ چنانچہ "مدینہ" یکم ستمبر لکھتا ہے:۔

"سب سے اہم مسئلہ جس پر اجتماع عام میں بحث کی گئی ہے۔ صوبہ یو۔پی کی جمعیت علماء کا شعبہ تبلیغ ہے۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ جمعیۃ اس سلسلہ میں پوری سرگرمی سے کام کرے گی۔ اور مسلمانوں کے تعاون سے قادیانیوں اور دوسری غیر مسلم تبلیغی جماعتوں کے مقابلہ میں امر حق کو پیش کرنے کی مکمل سعی کی جائے گی"

اس طرح جمعیۃ علمائے یو۔پی نے احرار سے شعبہ تبلیغ بھی چھین لیا جس پر ان کے تمام شور وشر کی بنیاد ہے۔ اور ان کی آمدنی کا واحد ذریعہ ہے۔

تیسری چیز احرار کے پاس عوام کو مبتلائے فریب کرنے کے لئے "امیر شریعت" کا ڈھونگ تھا۔ اسے اہل پنجاب نے پہلے ہی چکنا چور کر دیا۔ چنانچہ حال ہی میں پیر جماعت علی شاہ صاحب کو امیر شریعت منتخب کر لیا گیا ہے۔

غرض احرار کو جن تین باتوں پر ناز تھا۔ اور جن کے ذریعہ عوام کو لوٹتے رہے ہیں۔ وہ تینوں ان سے چھن گئی ہیں۔ گویا ان کے لاشے کے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر مختلف ہاتھوں میں جا چکے ہیں۔

ہندوؤں کا فوجی کالج اور جماعت احمدیہ کی والنٹیر کور

اخبار بین اصحاب گذشتہ دنوں سے اخباروں میں پڑھ رہے ہوں گے۔ کہ ہندو سنگھٹن کے سب سے بڑے علمبردار۔ اور حامی ڈاکٹر مونجے ہندو نوجوانوں کو ملٹری تعلیم دلانے کے لئے ایک فوجی کالج کے اجرا کی سعی و کوشش کر رہے ہیں۔ اور اس کے متعلق پراپیگنڈا کرنے کی غرض سے تمام ہندوستان میں گھوم پھر رہے ہیں۔ تاکہ ہندو نوجوانوں کو فوجی ٹریننگ کے لئے آمادہ کیا جائے۔ اور انہیں تمام جدید اسلحہ مثلاً بندوق۔ ریوالور۔ مشین گن وغیرہ کے استعمال کے طریقے سکھائے جائیں۔ اور مغربی طریقوں کی روشنی میں ان کی فوجی تنظیم۔ ترتیب اور تشکیل کی جائے۔

اس فوجی تربیت کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے ایک موقعہ پر ڈاکٹر صاحب نے کہا۔

"ہم بے شک باہمی اخلاص اور عدم تشدد سے سوراج حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن انہی باتوں سے اسے قائم نہیں رکھ سکتے میری خواہش یہ ہے۔ کہ ہندوستان میں ہندوؤں کی فوجی تربیت کے لئے ایک کالج قائم کر دیا جائے۔ تاکہ فرزندان مادر وطن کو موجودہ نقائص سے پاک وصاف کر کے ان میں انگریزوں کا جذبہ بھر دیا جائے۔ تاکہ وہ جنگ کی آزادی میں پوری پوری آزادی سے لڑ سکیں"

ڈاکٹر صاحب کے یہ الفاظ واضح ہیں گویا ان کا مقصد یہ ہے۔ کہ ہندوستان کو انگریزوں کے قبضہ سے چھڑا کر اپنے قبضہ میں لانے کے لئے ہندوؤں کو فوجی تربیت حاصل کرنی چاہیئے۔ تاکہ ان میں جذبہ مردانگی۔ اور جوانمردی پیدا ہو جائے تاکہ حکومت کے خلاف جنگ آزادی لڑنے میں پوری پوری قوت کو بروئے کار لا سکیں۔ اور اگر نیچر کی دیوی نے ان کی حمایت کی۔ تو پھر رام راجیہ کے وہ خواب جو صدیوں سے انہیں آرہے ہیں پورے ہو جائیں گے۔

ڈاکٹر صاحب کی یہ امنگیں۔ اور آرزوئیں پوری ہوں۔ یا نہ ہوں۔ مگر ہمیں یہ دیکھنا ہے۔ کہ حکومت ان کی سرگرمیوں کو کس نظر سے دیکھ رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے انہیں کالج قائم کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ اگر یہ درست ہے تو حکومت پنجاب کے وہ حکام جنہیں جماعت احمدیہ کی والنٹیر کور میں استعدادی حکومت کا مہیب دیو نظر آ رہا تھا۔ غور کریں۔ کہ جس حکومت میں ملٹری کالج برداشت کیا جا سکتا ہے۔ اس میں والنٹیر کور پر اعتراض کرنے میں کہاں تک معقولیت پائی جاتی ہے کیا اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ اکثریت جو مطالبہ کرے یا جو اقدام کرے اسکی اسے کھلی اجازت دی جا سکتی ہے۔ لیکن اگر اس سے بہت کم درجہ کا کوئی کام اقلیت کرے تو اس کے اس فعل کو قابل گرفت سمجھا جاتا ہے۔

احرار کی مسلمانوں کے خلاف اہم تیاری

مسلمان جہاں مسجد شہید گنج کے متعلق باقاعدہ اور موثر جدوجہد کرنے میں مصروف ہیں۔ وہاں احرار یہ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ جس طرح بھی ممکن ہو۔ مسلمانوں میں خوف وہراس۔ بزدلی و بے جمعیتی پیدا کر کے اس جدوجہد سے باز رکھا جائے۔ چنانچہ ایک خبر رساں ایجنسی کی طرف سے اخبارات میں یہ خبر شائع ہو چکی ہے۔ کہ احرار نے اس غرض سے والنٹیرز بھرتی کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ کہ وہ راولپنڈی کی کانفرنس کی تجاویز کو ناکام بنانے کے لئے جدوجہد کریں۔ احرار کا اخبار لکھتا ہے "ابھی والنٹیرز کی از سر نو بھرتی کا اعلان نہیں کر سکا۔ چنانچہ اس نے تسلیم کیا ہے۔ کہ خودمختار اور احرار کی جدید تنظیم "کی جا رہی ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ جدید تنظیم "انہی لوگوں کے خلاف فتنہ انگیزی کی خاطر کی جا رہی ہے۔ جو اس وقت احرار کی غداری سے جمہور مسلمانوں کو آگاہ کر رہے ہیں

واقعات عالم پر نظر

۱۔ احرار کا دین صرف روپیہ ہے ۲۔ ابی سینیا اور ہندوستان ۳۔ حیدرآباد کا مستقبل

الفضل کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے

(۱)

نوجوان مذہب سے نفرت کا اظہار کرتا ہے اور ماسکو کے اثرات کے ماتحت ہندوستان میں بھی کہا جاتا ہے۔ کہ جبتک ہندوستان "خدا کو آسمان سے اور سرمایہ دار کو زمین سے" خارج نہ کرے گا۔ اس کی جکڑی ہوئی زنجیر گلو ڈالنے کے تباہی یا جوج ماجوج کے ہاتھ میں رہے گی۔ اس اشتراکیت کی رو سے جس گروہ نے سیدھے سادے مذہب پرست مسلمانوں کو چرب زبانی افترا پردازی اور سحر کاری سے اسلام اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام پر چکمہ دے کر فائدہ اٹھایا ہے۔ اس کا نام "احرار" ہے (آج کل ان) احرار کا دعوے ہے۔ کہ جذبہ ایمان نے قادیانیت کی مخالفت کی طرف ان کی راہنمائی کی ہے۔ لیکن جاننے والے جانتے ہیں۔ کہ اس دعوے میں صداقت کا ایک شمہ بھی نہیں ہے (ظفر علی خاں زمیندار)

مقام شکر ہے۔ کہ عام مسلمان ان "ڈاکہ زنان ایمان و بندگان زر کے راز ہائے درون" سے واقف ہو چکے ہیں۔ اور اب ان پر داؤ نہیں چلے گا۔ "مسلمان اب ان ہتھکنڈوں میں نہیں آئینگے۔ اور نہ ان کے دام فریب میں پھنسیں گے" "مسلمانو! تمہارا فرض ہے کہ اس (مجلس احرار) کے شور و شغب کی پروا نہ کرو۔ اس کی آہ و زاری کی طرف توجہ نہ دو۔ ان کے جلسوں میں نہ جاؤ۔ اجڑے مجاہد کی شکل نہ دیکھو۔ اور سادہ لوح مسلمانوں کو آگاہ کر دو۔ کہ احرار کی چھپے دار تقریروں سے مسحور نہ ہوں۔ تا احرار اور ان کی خود غرضانہ تحریکات خود بخود فنا ہو جائیں" (جنرل سیکرٹری ینگ مین مسلم ایسوسی ایشن امرتسر) مسلمان گذشتہ تجربہ سے فائدہ اٹھا کر یاد کر لیں۔ اور دوسروں کو یاد کرا دیں کہ احراری گرگے ہیں جو بھیڑ کے لباس میں ہیں "اس جماعت کا اصل کام غریب مسلمانوں کی جیبیں کاٹنا ہے۔ اور اپنا آلو شوربا قائم المنار رکھنا ہے۔ اس چوکڑی کو سوائے روپیہ کے خدا و رسول سے کچھ واسطہ نہیں۔ ان کا دین و مذہب صرف روپیہ ہے" (احمد علی جنرل سیکرٹری انجمن انصار الاسلام بٹالہ)

(۲)

ہوشیار مدبرین یورپ نے ابی سینیا و اٹلی کے تنازعہ متعلق ولوال کا فریقین کو ذمہ داری سے سبکدوش کر کے تصفیہ کر دیا۔ مگر جنیوا کی مجلس اقوام ۴ ستمبر سے تاریخ جانے والے اجلاس میں مشغول ہے "ہمارا حکم تمہارا ڈوڈ کے محاورہ پر عمل کرنے والی چھوٹی چھوٹی سلطنتوں نے اور مزدور جماعتوں نے فیصلے دیئے ہیں۔ کہ اٹلی پر اقتصادی دباؤ ڈال کر جنگ کو روکا جائے چونکہ اٹلی اب اس قدر آگے بڑھ چکی ہے کہ اس وقت تک بلا ایک گولی چلانے کے اس کا ۲۰ کروڑ سے اوپر روپیہ صرف ہو چکا ہے۔ اور ۱۲ ہزار سے زیادہ آدمی بیماریوں کی نذر ہو کر بیکار ہو چکے ہیں۔ اپنے ملک کو نقصانات سے بے خبر رکھنے کے لئے بیمار بیکار سپاہیوں کا طبی مرکز جزیرہ روڈس میں۔ جیسے تمکوں سے غارتگری کے سانپ چھپا تھا بنایا ہے۔ اور سانپ کے منہ میں چھپکلی کی مثل مسولینی پر صادق آ رہی ہے۔ ابی سینیا پر قبضہ کامل سیاسی قبضہ کے سوا اس کا پیچھے ہٹنا شکست کے مرادف ہے۔ مقابلہ میں شہنشاہ ابی سینیا نے سیاسی داؤ چلکر تیل و معدنیات کا ٹھیکہ انگریز و امریکن کمپنی کو دیدیا ہے۔ اور روسیا ڈیڑھ لاکھ فوجیں مسلمان قائدین افواج عورتیں و مرد سالہ بوڑھے سرحدات کی طرف روانہ ہو چکے اور ہو رہے ہیں۔ علاوہ ازیں بادشاہ و ملکہ روزے رکھکر دعائیں کر کے آسمان کی طرف نظر لگا رہے ہیں۔ اسلامی ممالک بالخصوص یمن و مصر میں خاص جوش ہے۔ مسیحی مسلم اتحاد کا یہ منظر جو تاریخ کے واقعہ ہجرت حبشہ کی یاد پر مبنی ہے۔ دنیا نے پہلی مرتبہ دیکھا ہے۔ اسمبلی کے تازہ اجلاس میں ہندوستان نے اپنی خارجہ پالیسی "کا اظہار کیا ہے۔ ہند اس لئے کہ ہندوستان لیگ کا ممبر ہے۔ لیگ خطرہ میں ہے۔ مظلوم کی حمایت فرض ہے ابی سینیا کے لئے جنگ پر آمادہ ہے ہر مسلمان اسلامی و ہندوستانی ہر دو جذبات سے متاثر ہو کر بوڑھے شوکت کی شکل میں بولا ہے۔ اور "رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نجاشی" کی مظلوم حکومت کے لئے شمشیر بکف ہونے کے لئے تیار ہے دنیا اس میں مسیحی مسلم۔ ہند و مسلم اتحاد کا منظر دیکھ رہی ہے۔ اور ہم کو زوما "کے کعبہ" پر تسلط کے خواب کی تعبیر اصحاب الفیل کی ہندوستانی نبی کے دور میں سطح مرتفع ابی سینیا کی سنگلاخ وادیوں۔ گہرے غاروں۔ سخت چٹانوں کے درمیان دور ثانی میں دکھائی دے رہی ہے۔

(۳)

آج سے ۸ سال پہلے ایک کالی چڑیا نے خدا کے مقدس گھر کعبہ کے قریب ہمارے کان میں کہا تھا: "ہم نے ہرچند حیدرآباد کو بچانے کی کوشش کی۔ مگر نہیں بچا سکے" "ہندوستان میں آئندہ چھ سات سال میں انقلاب ہوگا" اور کشمیر مسلمانوں کو حیدرآباد ہندوؤں کو دیدیا جائے گا" اس کے خلاف ہم نے باوجود اسلامی ہندوستانی کے زاویہ نگاہ سے۔ حیدرآباد کے ساتھ بے غرضانہ ہمدردی کے "کبوتران بام حرم" سے کچھ نہ سنا اور نہ ہی ہندوستان اگر ہم مسجد کے مرغان "رشتہ بر پا" کی طرف سے بھی کوئی تسلی بخش آواز مسموع ہوئی۔ ہمارے کان آشنا ہوئے۔ تو تیلی کنٹھی کی صدا سے کہ "بھاگ نگر (حیدرآباد) کی ریاست تین حصوں میں تقسیم کر لی جائے گی تلنگو بولنے والے باشندے مجوزہ اندھرا صوبہ میں۔ مرہٹی بولنے والے مہاراشٹر میں اور کنڑی دان مجوزہ صوبہ کرناٹک میں جذب کر لئے جائیں گے" اسی مقصد کے حصول میں چونکہ مسلمان حارج تھا ہے۔ اس لئے ان کی اقلیت اور ہندو اکثریت میں اضافہ کیا جائے اور اس مقصد کے لئے متواتر و منظم بیدارک کوشش حیدرآباد اور اس کے باہر جاری ہے۔ مسلمانوں کی سیاست پر دفیسر الیاس برنی کی تنفر افزا پُر از کذب و افترا اور تمسخر و استہزا۔ تصنیف "قادیانی مذہب" سے ظاہر ہے۔ جس میں اس بدنام کنندہ علی گڑھ، منکر عقائد حیات عیسٰے و آمد مسیح موعود نے حضرت بانئے سلسلہ احمدیہ (فداہ ابی و امی) کی ذات ستودہ صفات کے خلاف پادریوں و آریوں کے طرز پر کمینہ حملے کئے۔ اور باوجود فرمان خسروی روایات حیدرآباد و گشتیات سرکار عالی کے اس جماعت کی دل آزاری کی۔ جس کی نسبت حکومت نظام کے پنشنر جج آریہ سماج کانگریس و مہاسبھا کے صدر مشہور سیاسی لیڈر پنڈت کیشو راؤ آنجہانی کے کسی تربیت یافتہ حیدرآبادی سیاسی ہندو نے کہا تھا "ہم کو مسلمانوں کا خوف نہیں خوف صرف ان احمدیوں کا ہے" غرض حیدرآباد کی نسبت دشمنوں کے منصوبے دوستوں کا طریق عمل یہ ہے۔ کہ کوئی خیر خواہ حیدرآباد کام نہ کرنے پائے۔ اور حکومت کو رواداری کا جنون اس حد تک ہے۔ کہ گو دکن کی پارلیمنٹ میں کہیں مردم شماری کے اندر "آدمی ہندو" کا خانہ نہیں اور باوجود متواتر توجہ دلانے کے کہ پست اقوام دراوڑ نسل سے ہیں گورنمنٹ حیدرآباد ہندو آبادی کو بڑھانے کیلئے پست اقوام کو دراوڑی بجائے شمالی ہند کی سیاسی اصطلاح آدمی ہندو کے نیچے مردم شماری میں دکھاتی ہے۔ اور گولی گوڑہ کو ناواقف لوگوں پر اثر ڈالنے کا موقعہ دیتی ہے۔ کہ حیدرآباد میں ۸۵ فیصدی ہندو ہیں حالانکہ خالص ہندو ۲۵ فیصدی سے بھی کم ہیں۔ ان مشکلات کے علاوہ حیدرآباد پر یہ مصیبت وارد ہوئی ہے۔ کہ حکومت نے اپنی حکمت عملی کے ماتحت یاروفادار حلیف اسلامی سلطنت کو جو مفتوحہ نہیں ہمیشہ سے دوسری ریاستوں کے ہم پلہ بنانے کی بتدریج کوشش کی ہے۔ اور اس طرح دکن میں اسلامی و برطانوی اثرات کو مسلمانوں اور انگریزوں دونوں نے کمزور کیا ہے جس سے موجودہ حالات میں حیدرآباد کا مستقبل خطرہ میں ہے۔ صحیح راستہ اس مستقبل کو شاندار بنانے کا حیدرآباد کی روایتی رواداری...

لیڈرانِ احرار پر مسلمان اخبارات کی پھٹکار

(۹) سکھوں کے ساتھ احرار کے سمجھوتہ کے شرائط

معلوم ہوا کہ قائدین احرار کی اس تمام دوڑ دھوپ کی تہ میں سکھ لیڈروں کے ساتھ سمجھوتہ یا افہام و تفہیم کا راز مضمر ہے۔ مگر ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ سکھوں نے مسجد شہید گنج کی واگذاری کے متعلق قائدین احرار کے سامنے جو شرائط پیش کی ہیں۔ وہ ایسی عجیب ہیں۔ کہ ان کو مسلمانوں کے سامنے پیش کرتے ہوئے قائدین احرار کی روح کانپ رہی ہے۔ اور وہ مونہہ پر قفل خاموشی لگائے ہوئے حیران ہیں۔ کہ اب کریں تو کیا اور نہ کریں تو کیوں؟

"نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن"

قائدین احرار سکھوں کی پیشکردہ شرائط کو ہر چند چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مگر نہاں کے ماند آں رازے۔ کزو سازند محفلہا سکھوں نے اگر مفصلہ ذیل دو شرائط کے سوا کوئی تیسری شرط قائدین احرار کے سامنے مسجد شہید گنج کی واگذاری کے متعلق پیش کی ہو۔ تو وہ اس کو مسلم پبلک کے سامنے ظاہر کریں۔

(۱) ہم مسجد شہید گنج بلکہ اس کے ساتھ گوردوارہ بھی قائدین احرار کے سپرد کرنے کے لئے تیار ہیں۔ بشرطیکہ قائدین احرار مع اپنی تمام قوم کے سکھ دھرم کو گرہن کر کے گورو کے سنگھ بن جائیں۔ تاکہ آئندہ کے لئے کوئی جھگڑا باقی نہ رہے۔

(۲) اگر پہلی شرط قائدین احرار کو منظور نہ ہو۔ تو پھر دوسری شرط یہ ہے۔ کہ قائدین احرار اور ان کی تمام مسلم قوم کمیونل ایوارڈ سے دست برداری کا اعلان کریں۔ اور جداگانہ انتخاب کی بجائے مخلوط انتخاب بلا تخصیص نشست کے فارمولا پر مہر تصدیق ثبت کریں۔ اس طریقہ پر منتخب شدہ اراکین کونسل پنجاب کثرت رائے یا اتفاق رائے سے مسجد شہید گنج کے بارے میں جو فیصلہ کر دینگے وہ قطعی فیصلہ ہوگا۔ غازی محمود دھرمپال از لدھیانہ (از زمیندار یکم ستمبر)

(۱۰) مسجد شہید گنج کو بھول جاؤ

روزنامہ حقیقت لکھنؤ ۵ اگست لکھتا ہے:۔

آج ہندوستان اور بالخصوص پنجاب کے مسلمانوں کے لئے اس سے زیادہ اہم کوئی اور مسئلہ نہیں ہے۔ کہ شہید گنج کی مسجد کے معاملہ کا اس طرح تصفیہ ہو جائے۔ جس سے اسلام کی عظمت و وقار اور مسلمانوں کی عزت و اقتدار میں کوئی فرق نہ آئے۔ آج اگر ہم مسجد شہید گنج کے جبریہ انہدام کو خاموشی کے ساتھ گوارہ کریں۔ تو آئندہ ہماری مسجدیں اور عبادتگاہیں ہرگز محفوظ نہیں رہ سکتیں۔ بلکہ غیر مسلمین جب چاہیں گے کسی مسجد کو مسمار کر دیں گے۔ اور اگر مسلمان کچھ اعتراض کریں گے۔ تو انہیں یہ کہہ کر خاموش کر دیا جائے گا۔ کہ جب مسجد شہید گنج منہدم کی جا سکتی ہے تو اور مساجد میں کیا خصوصیت ہے۔ درحقیقت یہ اتنا بڑا خطرہ ہے جس کو عام طور پر مسلمان محسوس نہیں کرتے۔ ان کو یہ سمجھایا جاتا ہے۔ کہ ایک معمولی مسجد کے شہید کر دیئے جانے سے اسلام کی کوئی توہین نہیں ہوتی۔ حالانکہ یہ ایک مثال ہوگی۔ جس سے آئندہ دیگر مساجد کے انہدام کو جائز قرار دیا جائے گا۔ سکھوں کے حوصلے تو مسجد کو منہدم کرنے کے بعد اس قدر بڑھ گئے۔ کہ انہوں نے مسجد کے متصل مشہور مزار حضرت کا کوشاہ کو بھی منہدم کر دیا لاہور کی تازہ ترین اطلاع یہ ہے۔ کہ پنجاب کے کئی دیہاتوں میں سکھ صاحبان نے مسلمانوں کو بہ جبر اذان دینے سے روک دیا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ خاص ضلع لاہور میں ایک اور مسجد پر بھی سکھوں نے قبضہ کر رکھا ہے۔ غرض سکھ قوم پورے طور سے مسلمانوں کی دلآزاری اور اسلام کی توہین و تذلیل کرنے کا فیصلہ کر چکی ہے۔

ایک طرف تو لاہور کے مسلمان اس طرح دشمنوں کے نرغہ میں پھنسے ہوئے اور سکھوں کے حوصلے برابر بڑھتے جاتے ہیں اور دوسری طرف پنجاب کے شکستہ احوال احراری لیڈر مسلمانوں کو تھپکیاں دے دے کر یہ سمجھا رہے ہیں۔ کہ شہید گنج کی مسجد کو بھول جاؤ۔ اور اس ذلت کو صبر و سکون کے ساتھ برداشت کر لو۔ وہ اس امر کی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ کہ شہید گنج کی مسجد کی طرف سے مسلمانوں کی توجہ ہٹا کر دوسری طرف ان کو مشغول کر دیں۔ لاہور میں تو ان حضرات سے مسلمان اس طرح بیزار ہو گئے ہیں۔ کہ وہاں ان کو زبان کھولنے کا موقعہ نہیں رہا ہے۔ اس لئے اب دوسرے مقامات پر جا کر یہ سیدھے سادھے مسلمانوں کو بہکا رہے ہیں۔ کہ تم مسجد شہید گنج کو بھول جاؤ۔ انہوں نے سمجھ لیا ہے۔ کہ دنیا میں مسلمانوں سے زیادہ سیدھی اور آسانی سے دھوکہ میں آ جانے والی کوئی قوم نہیں ہے۔ اس لئے یہ احراری مولوی صاحبان اب پنجاب کو چھوڑ کر دوسرے مقامات کے مسلمانوں کو اپنی چرب زبانی سے مسحور کر کے انہیں اپنے جال میں پھانسنا چاہتے ہیں۔ اور اس کوشش میں وہ ان اسلامی اخبارات کو علی الاعلان گالیاں دیتے ہیں۔ جو مسجد شہید گنج کے معاملہ میں احراریوں کی روش کو حد درجہ قابل ملامت اور لائق افسوس سمجھتے ہیں۔

بہرحال ہم مسلمانوں کو متنبہ کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ وہ پنجاب کے احراری لیڈروں کی اس پالیسی سے ہوشیار رہیں۔ کہ یہ حضرات اپنے سکھ دوستوں کو خوش رکھنے کے لئے شہید گنج کی مسجد کے معاملہ کو بھلا دینا چاہتے ہیں۔ مسلمانوں کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اگر شہید گنج کی مسجد کے معاملہ کا باعزت طریقہ پر فیصلہ نہ ہوا۔ تو آئندہ ہندوستان کی سرزمین پر اور خصوصاً پنجاب میں مسلمانوں کی کوئی مسجد اور کوئی عبادتگاہ بھی محفوظ نہ رہے گی۔ یہ بھی سمجھ لیجئے کہ مسجد شہید گنج کی مثال سے صرف پنجاب میں ہی دشمنانِ اسلام کام نہیں لیں گے۔ بلکہ ہر جگہ اسی طرح مساجد اور معابد مسمار کر دیں گے۔ اور مسلمانوں کے لئے شہید گنج کی مسجد کے انہدام کو گوارا کر لینے کے بعد پھر کچھ کہنے کا موقعہ نہیں رہے گا۔ یہ معمولی بات نہیں ہے۔ پنجاب کے احراری اس حادثہ عظیم پر مٹی ڈال دینا چاہتے ہیں۔ کیونکہ ان کے سیاسی اغراض اسی کے مقتضی ہیں۔ لیکن مسلمانوں کو اس دھوکہ میں نہ آنا چاہیئے۔ ورنہ بعد کو سر پر ہاتھ رکھ کر رونے کے سوا اور کوئی نتیجہ نہ ہوگا۔

(۱۱) بھول جانا ہمارے بس کی چیز نہیں

روزانہ اخبار "احسان" (۲۵ اگست) لکھتا ہے:۔

چودھری افضل حق صاحب نے "مجاہد" میں "ذمہ واری کس پر عائد ہوتی ہے" کے عنوان سے ایک مقالہ لکھا ہے۔ جس میں وہ فرماتے ہیں:۔

"ہندوستان کے لوگ ترقی اور بیداری کے ابتدائی دور میں سے گذر رہے ہیں۔ یہاں لوگ چھوٹی موٹی بات پر مشتعل کئے جا سکتے ہیں۔ اور اہم مفاد طوح بیل ہو سکتے ہیں۔"

ان الفاظ کے معنی یہی ہیں۔ کہ مسجد شہید گنج کا معاملہ ایک چھوٹی موٹی بات ہے۔ جس کی بناء پر لوگوں کو خواہ مخواہ مشتعل کر دیا گیا۔ یہ شرح "ایجاد بندہ" کے قبیل سے نہیں بلکہ "مجاہد" نے آگے چل کر خود ان "رموزات" کی شرح ان الفاظ میں کر دی ہے۔

"شہید گنج کے معاملہ کو سلجھانا کچھ دشوار نہ تھا۔ مگر مسلمان اور سکھ اس طرح الجھ گئے۔ کہ دونوں کو اہم مفاد بھول گئے۔ دونوں قوموں نے عقل کی راہنمائی کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اور جذبات کے تابع ہو گئے۔ جب جذبات مشتعل ہو جائیں تو عقل کا وہی حال ہوتا ہے۔ جو مجلس احرار کا ہوا۔ دوشیزہ جس طرح ننگ دھڑنگ آدمی کو دیکھ کر محجوب ہو جاتی ہے۔ اس طرح عقل اشتعال طبیعت کے وقت دماغ کے ایک گوشے میں خائف ہو کر دبک جاتی ہے۔ یہ دوشیزہ عقل دبک کر ایک طرف بیٹھی رہی۔ جذبات ننگے ہو کر ناچتے رہے۔"

اوّل تو ہمارے نزدیک مجلس احرار کو "عقل" اور "عقل" کو "دوشیزہ" کہنا صحیح نہیں۔ اور اگر اس مماثلت کو صحیح بھی مان لیا جائے تو حقائق سے کیسے انکار کیا جا سکتا ہے۔

ابھی زیادہ عرصہ نہیں گذرا۔ کہ ہم اپنی دو شیزہ کو جذبات کے سمندروں میں بے حجابانہ کودتے۔ موجوں سے کھیلتے اور نہنگان خون آشام سے لڑتے دیکھ چکے ہیں۔ ہم نے اسے سوچیت گڑھ میں اس مقام پر دیکھا جہاں زمین آگ اگل رہی تھی۔ اور آسمان تلواریں برسا رہا تھا۔ ہم نے اسے مغلپورہ کالج کے نوجوان طلبہ میں اس طرح گھرے ہوئے پایا۔ کہ ہر طرف سے کمندیں اور زنجیریں ان کا استقبال کر رہی تھیں۔ خدا جانے چوہدری صاحب نے اسے ایسی دوشیزہ کیوں سمجھ لیا۔ جس کا جسم نازک خلش خار کا منت پذیر بھی نہ ہوا۔

خیر یہ ایک علیحدہ بحث ہے۔ استعارہ وکنایہ کی اس بلاغت سے قطع نظر کر کے دیکھئے۔ تو چوہدری صاحب کا مقصود کچھ یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ لوگوں کے جذبات کو مشتعل کر کے ایک معمولی مسئلہ کو اس قدر اہمیت دی گئی کہ دو جماعتوں میں کشیدگی پیدا ہو گئی۔ جذبات کی یہ ہنگامہ گیری دیکھ کر عقل "گوشہ عزلت" میں جا بیٹھی۔ اور یہ طوفان فرد ہوا۔ تو اس نے اس "حریم قدس" سے قدم باہر رکھنے کا ارادہ کیا۔ اب چوہدری صاحب کے الفاظ میں عقل کا فرمان بھی سن لیجئے۔

"خیر جو مشیت تھی۔ وہ ہوا۔ اب جذبات کا طوفان تھم گیا ہے۔ عقل کو چاہیئے۔ کہ وہ رہنمائی کرے۔ ملک کے دشمنوں کا ارادہ پورا ہو گیا۔ دو قوموں میں خون کی ندی حائل کر دی گئی۔ شاید اسے اور وسیع کرنے کے اور وسائل اختیار کئے جائیں اور ہمیں سالہا سال تک ناقابل عبور رہے۔ آؤ اس ندی کے پاٹ کو کم کریں۔ یہ کام ہر دو کی کوشش سے ہوگا۔ یا تو مسلمانوں کو ان اہم واقعات کے پیش نظر جو ہونے والے ہیں یہ واقعہ بھول جانے کی خود کوشش کرنا چاہیئے۔ یا سکھوں کو رواداری سے کام لینا چاہیئے۔"

عقل مصلحت اندیش کا یہ فرمان سر آنکھوں پر۔ لیکن اسے کیا کہا جائے۔ کہ بھول جانا ہمارے بس کی چیز نہیں۔ جس مقصد کے لئے ایک قوم نے جانیں نذر کر دی ہوں۔ جس کی داستان تاریخ کے صفحوں پر شہیدوں کے خون سے لکھ دی گئی ہو۔ اسے کوئی کیونکر بھول سکتا ہے۔ اور خون شہدا رکی یہ تشریحی توجیہات کی عنوان ہے اسے بھلایا جا کر قوم زندہ کیونکر رہ سکتی ہے۔

(۱۲)

مجلس احرار کی زراندوزی و زرپرستی

پیسہ اخبار ۲۲ اگست لکھتا ہے:

میاں محمد رفیق ایم اے سکرٹری آل انڈیا مجلس اتحاد و ترقی لاہور کے نام سے احرار اسلام کے خلاف ایک بہت بڑا پوسٹر شائع کر کے لاہور میں چسپاں اور تقسیم کیا گیا ہے جس میں مجلس احرار کی زراندوزی اور زرپرستی کا خاکہ واقعات کے حوالہ سے کھینچا گیا ہے۔ لیکن یہ پوسٹر لاہور سے نہیں بلکہ دہلی کے جید برقی پریس سے چھپوایا گیا ہے۔ کیونکہ لاہور میں کوئی پریس احرار کے خلاف آج کل پوسٹر شائع نہیں کر سکتا۔

پوسٹر کے شروع میں علامت بمیدار اور انقلاب کے حوالہ سے لکھا گیا ہے۔ کہ احرار دراصل اشرار کی ایک جماعت ہے جس کے زہریلے پروپیگنڈا سے خود محفوظ رہنا ہر مسلمان کو محفوظ رہنے کا مشورہ دینا ہر مسلمان کا فرض ہے۔

پہلا ڈرامہ احراریوں نے خلافت کے ساتھ کھیلا۔ یہ لوگ نہرو رپورٹ کو ۱۹۲۸ء کے اجلاس منعقدہ کلکتہ میں منظور کرانے کی غرض سے پنجاب سے گئے اور وہاں چاقو استعمال کئے۔ جس پر پشاوریوں کی غیرت ملی نے انہیں خلافت سے دھتکار دیا۔ جس کے انتقام میں انہوں نے لاہور سٹیشن پر مولانا محمد علی مرحوم پر شرم شرم کے نعرے لگائے۔ اور پتھر پھینکے یہ ڈرامہ اس وقت ختم ہوا جب مسٹر افضل حق نے اپنی ٹولی کو لے کر خلافت کی رہی سہی پونجی پر چھاپہ مارا یہاں تک کہ بالآخر اس کا بیڑہ غرق کر دیا۔

دوسرا ڈرامہ انہوں نے کانگرس کے ساتھ ان کا یار بن کر کھیلا۔ احراری لیڈر کانگرس سے ماہوار اور بالمقطع رقوم وصول کرتے رہے۔ بالآخر کانگرس کو معلوم ہوا کہ وہ ان کے دشمن اور کسی مخفی طاقت کے دست و بازو اور دست نگر ہیں۔ اس پر ڈاکٹر انصاری نے انہیں غداری کا سرٹیفکیٹ دے کر دھکے مار کر باہر نکال دیا چنانچہ آجتک ڈاکٹر صاحب ان پر لعنت بھیج رہے ہیں تیسرا ڈرامہ انہوں نے مسلم کالج کی سٹیج پر کھیلا جو تھا ڈرامہ انہوں نے تحریک کشمیر کے ضمن میں کھیلا یہ ڈرامہ مسلمانوں کے لئے قید و بند اور ان کے اموال پر ڈاکہ زنی اور خونچکاں مظاہرات کے ساتھ کھیلا گیا۔

۵۔ ریاست الور میں وزیر اعظم کے لئے راستہ صاف کر دیا۔

۶۔ ریاست کپورتھلہ کی ہنگامہ آرائیوں میں مسلمان وزیر اعظم کو باہر نکلوا دیا۔

۷۔ تبلیغ اسلام کی آڑ میں غریب مسلمانوں سے ۵۰ ہزار روپیہ بٹور لیا۔

۸۔ مسجد شہید گنج کا ڈرامہ نہایت ہی عبرت خیز ہے۔ جس میں احرار کی غیرت ملی اور جوش تبلیغ کا راز فاش ہو گیا انہوں نے ایک طرف سکھوں سے سازباز کی اور دوسری طرف حکومت کو یقین دلایا۔ کہ وہ اس جھگڑے میں دخل نہیں دیں گے۔ جس پر سکھوں کو مسجد گرانے کی جرأت ہو گئی احرار کا یہ عمل پرلے درجہ کی بے غیرتی بے حمیتی اور ملت فروشی پر دال ہے۔

احرار نے صرف یہی نہیں کیا۔ بلکہ مخلص مسلمانوں کی شہادت پر اپنی تحریر اور حرام خور ٹولی کے بولیوں سے شہدا کی حرام موت کا فتویٰ دلایا۔ اور اس طرح حد درجہ کی قساوت اور بے ایمانی کا ثبوت دیا۔

مجلس اتحاد و ترقی نے مجلس احرار پر جو الزام لگائے ہیں وہ درست ہوں یا غلط ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں۔ وہ اپنے اعمال کے لئے اللہ تعالیٰ کے روبرو جوابدہ ہیں۔ لیکن آخری الزام بڑا شدید ہے۔ جس سے عہدہ برآ ہونا احرار کے لئے ناممکن نظر آتا ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ اس نازک دور میں مسلمانوں کو آپس کی تو تو میں میں سے مجتنب رہنا اور اتحاد و تحمل سے کام لینا چاہیئے۔

(۱۳)

علماء دیوبند اور احرار

رسالہ "قاسم العلوم" جو دیوبند سے علمائے دیوبند کے زیر اہتمام شائع ہوتا ہے۔ اس رسالہ کے صفحہ اول پر مسجد شہید گنج کے متعلق جو اظہار خیال ہے اسے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

"مسجد شہید گنج کا قضیہ مسلمانوں کے دل و دماغ کے لئے ایک کاری زخم ہے۔ ضرورت اس امر کی تھی کہ تمام ہندوستان کے مسلمان متحدہ کوشش سے اس ناگوار صورت کو رفع کرتے ہوئے حکومت کے سامنے اپنے جذبات اسلامی کا ایسا مظاہرہ کرتے جیسا وہ آج تک شعائر اسلامی کی ہتک کرنے والوں کے خلاف کرتے رہے۔ سب سے زیادہ افسوس ان اسلامی اخبارات پر ہے جنہوں نے مسلمانوں کے عزت و ناموس کے مسئلہ کو سامان تفریح قرار دے لیا اور اس سے زیادہ افسوس اس جماعت پر ہے جس نے مسلمانوں کی اسلامی زندگی کی رہنما ہونے کی مدعی ہونے کے باوجود نہایت افسوسناک طرز عمل اختیار کیا۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ جب ان مسلمانوں کی رگ غیرت شعائر اسلامی کی بے حرمتی پر بھی خون نہیں دیتی تو آخر وہ کس مرض کی دوا ہے۔ اس کا نصب العین محض اقتدار پسندی ہے ہم مذہب کے نام پر تمام مسلمانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ قضیہ مسجد شہید گنج کے شہیدوں کے خون کا احترام کرتے ہوئے اپنی بقا اور اسلامی شعائر کی حفاظت کیلئے کوئی صحیح راہ عمل تجویز کریں۔"

رسالہ قاسم العلوم جمادی الاول ۱۳۵۴ھ

راولپنڈی میں احرار کی درگت

۲۶ ستمبر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ احرار کے خلاف مسلمانوں کے جوش کو دیکھ کر جب تمام بازار میں پولیس کا پہرہ مقرر کر دیا گیا۔ تب احراری لیڈر حبیب الرحمٰن صاحب اور عطاء اللہ صاحب وغیرہ دفتر احرار سے نکلے۔ اور تانگہ میں سوار ہو کر پولیس کے پہرہ میں سٹیشن پر پہنچے۔ بالکل اندھا گھاٹا اس مصرعہ کا مصداق تھا

بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچہ سے ہم نکلے

اخبار الحکم کے متعلق اعلان

اخبار الحکم ۱۲ صفحات کا شائع ہوتا ہے۔ اس کے لئے نظارت تالیف کی طرف سے حسب ذیل عنوانات بقید صفحات تجویز کئے گئے ہیں۔ خریداران و معاونین الحکم مطلع رہیں

	صفحات
۱۔ سلسلہ احمدیہ کی خبریں۔	
۲۔ سیرت و سوانح حضرت مسیح موعود علیہ السلام	۴ ″
۳۔ غیر مطبوعہ ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام	۱ ″
۴۔ سوانح صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام	۲ ″
۵۔ متفرق مثلاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں پچاس سال قبل کے حالات وغیرہ وغیرہ سرخیاں	۲ ″
۶۔ عام خبریں	۱ ″
۷۔ اشتہارات کاروباری	۱ ″

اخبار الفضل میں عام احباب کی اطلاع کیلئے اعلان شائع کیا جاتا ہے۔ (ناظر تالیف و تصنیف)

تمام نیشنل لیگوں کے لئے ضروری اعلان

تمام سیکرٹریان نیشنل لیگ اس بات کو نوٹ کرلیں۔ کہ شرح چندہ سالانہ ۱۴ر-۸ر-۱۲ر-عہ تین روپے۔ ۶ روپے۔ ۱۲ روپے اور ۲۴ روپے ہے جو باقساط بھی وصول کیا جا سکتا ہے۔ وصولی کے بعد ۵۰ فیصدی چندہ آل انڈیا نیشنل لیگ کا حصہ سیکرٹری کے نام ارسال فرما دیا کریں۔ اور کل چندہ کی ماہوار اطلاع بھی دیتے رہا کریں۔ بالتفصیل حساب اپنے پاس رکھیں ممبران اور رضاکاران کی تعداد بڑھانے کی کوشش کریں۔ اور تمام کے نام ایک فہرست کی صورت میں ارسال فرمادیں۔ تمام ممبران نیشنل لیگ کو منظم کرنے کے بعد انشاء اللہ تعالےٰ پروگرام پیش کیا جائے گا۔ دوست منتظر رہیں۔

قریشی محمد صادق صاحب سیکرٹری آل انڈیا نیشنل لیگ فرنٹیئر کی نیشنل لیگوں کا انتظام کرنے کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔ ان کے بعد خاکسار سیکرٹری شپ کے فرائض انجام دینے کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ وما توفیقی الا باللہ۔

خاکسار

ملک سعید احمد بی۔ اے سیکرٹری آل انڈیا نیشنل لیگ بیرون دہلی دروازہ لاہور

بقیہ صفحہ نمبر ۴

دفن کیا گیا۔ حضور جنازہ کے ساتھ مقبرہ بہشتی میں تشریف لے گئے۔ اور دفن کئے جانے تک وہیں ٹھہرے رہے آخر حضور نے دعا فرمائی۔ اور واپس تشریف لے آئے۔

اس حادثہ جانکاہ کے موقعہ پر جن احباب نے مختلف انتظامات میں حصہ لیا ہے ان کا شکریہ۔ خصوصاً شیخ احمد اللہ صاحب سید اسلام صاحب۔ بھائی محمود احمد صاحب صوفی عبد الرحیم صاحب۔ محمد اسماعیل صاحب چودہری محمد حسین صاحب۔ احسان الہیٰ صاحب سید احمد صاحب۔ محمد اسحاق صاحب۔ عبد المنان صاحب۔ راجہ محمد اسلم صاحب بی اے اور مولوی امام الدین صاحب کا۔

مزید افسوس کی بات یہ ہے۔ کہ آج صبح اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مرحوم کے والد صاحب بھی انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان ہر دو حادثات پر ہم مرحومین کے خاندان کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ صبر جمیل عطا فرمائے۔

احباب مرحومین کا جنازہ پڑھیں اور ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کریں۔

انچارج تحریک جدید قادیان

ایک مبلغ اسلام کی انگلستان سے واپسی

کراچی سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مولوی محمد یار صاحب عارف مولوی فاضل نائب امام مسجد احمدیہ لنڈن وہاں پہونچ گئے ہیں۔ جہاں سے ۹ ستمبر کی شام کو کراچی میل میں سوار ہوں گے۔ اور ۱۰ ستمبر ۷ بجے شام لاہور پہونچیں گے۔ وہاں سے ۱۱ ستمبر کو ساڑھے بارہ بجے کی گاڑی پر سوار ہو کر ساڑھے پانچ بجے قادیان پہونچ جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

جن جماعتوں کو یہ اطلاع بروقت پہونچ جائے۔ انہیں اپنے مجاہد بھائی کا سٹیشن پر خیر مقدم کرنے کا انتظام کرنا چاہئے۔

صاحبزادہ مرزا داود احمد صاحب کیلئے درخواست دعا

صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب ابن حضرت مرزا شریف احمد صاحب انڈین آرمی ایجوکیشن کا امتحان دینے والے ہیں۔ جو ۹ ستمبر کو شروع ہوگا۔ کامیابی کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

اعلان برائے سیکرٹریان تبلیغ

۱۔ پہلے بھی توجہ دلائی جا چکی ہے۔ کہ ماہواری تبلیغ کے فارم کی خانہ پری بہت کم جماعتیں احتیاط سے کرتی ہیں۔ مثلاً افراد زیر تبلیغ کے خانہ میں لکھ دیتے ہیں۔ سارے گاؤں کو تبلیغ کی گئی یا سینکڑوں لوگوں کو تبلیغ کی گئی۔ اس کی جگہ لکھنا چاہئے۔ کہ پانچ آدمیوں کو یا دس آدمیوں کو تبلیغ کی گئی۔ یا ایک سو کو وغیرہ اسی طرح اشتہارات یا ٹریکٹ کے خانہ میں لکھنا چاہئے۔ کہ کس قدر ٹریکٹ ملے دس یا بیس یا سو وغیرہ اور کس قدر انصار اللہ نے تقسیم کئے اور کتنے لوگوں کو پڑھوائے گئے۔ اور کتنے لوگوں کو دیئے گئے وغیرہ تعداد ضرور درج کرنی چاہئے بعض صاحبان صرف اتنا لکھ دیتے ہیں۔ کہ دفتر سے آمدہ ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ یہ بے معنی رپورٹ ہوتی ہے پوری پوری تعداد لکھنی چاہئے۔ رپورٹ کے پہلے پانچ خانے انصار اللہ کے خاص اجلاس کے لئے مخصوص ہیں۔ تبلیغی جلسوں کا ان میں ذکر نہیں چاہئے۔ امید ہے۔ کہ آئندہ رپورٹ کی درست اور پوری پوری خانہ پری ہوا کرے گی۔

(۲) بعض جماعتیں سرے سے تبلیغی رپورٹیں نہیں بھیجتیں انکو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ یہ رپورٹیں سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں باقاعدہ بھیجی جاتی ہیں لہذا احباب کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وہ اپنی غفلت کے سبب حضور کی ناراضگی کا موجب نہ ہوں

(جنرل سیکرٹری انصار اللہ۔ قادیان)

پانچ سالہ بچی نے قرآن کریم ختم کیا

میں اپنے لڑکے بابو شکر الہیٰ کلرک ڈاکخانہ چوہڑکانہ کے پاس ملنے کو گیا۔ تو اس نے بیان کیا۔ کہ آپکو مبارک ہو۔ آپکی پوتی شاکرہ نے اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم کیساتھ قرآن کریم ختم کرلیا ہے۔ مجھے حیرانگی اور خوشی حیرانگی سے زیادہ ہوئی جب سنا تو بہت صحت الفاظ کے ساتھ بچی نے قرآن سنایا۔ بہت دل خوش ہوا۔ مجھے انعام

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

روم ۶ ستمبر۔ چونکہ گورنمنٹ اٹلی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ لیگ میں ایبی سینیا کے ساتھ شامل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے جب ایبے سینیا کے نمائندے ڈاکٹر جیزی نے تقریر کی۔ اطالوی نمائندہ بیرن الوئی اجلاس میں موجود نہ تھا۔

شملہ ۶ ستمبر۔ گذشتہ شام ایبٹ آباد ہوائی مستقر میں جبکہ ایرکریفٹ نمبر ۵ میں سے بم اتارے جا رہے تھے۔ ایک بم پھٹ گیا۔ جس سے دو انگریز اور دو ہندوستانی افسر ہلاک ہوئے۔ ۶ انگریز اور چوبیس ہندوستانی مجروح ہوئے۔ بم پھٹنے اور اس کے بعد آتشزدگی سے دو ہوائی جہاز مکمل طور پر جل گئے۔ حادثہ کی تحقیقات کے لئے ایک کورٹ آف انکوائری مقرر کی گئی ہے۔

جنیوا ۶ ستمبر۔ لیگ کونسل کے اجلاس میں اطالوی نمائندہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ حکومت ایبے سینیا نے مہذب قوموں میں شمولیت کا مستحق بننے کے لئے کوئی کارروائی نہیں کی۔ اور اٹلی کو افسوس ہے۔ کہ اس نے لیگ کا ممبر بنانے کے لئے ایسے ملک کے حق میں ووٹ دیا۔ جو کہ غیر مہذب ہے۔

لاہور ۶ ستمبر۔ پنجاب میں اصلاح دیہات کی سکیم پر ساڑھے آٹھ لاکھ روپیہ خرچ کیا جائے گا۔ ایک لاکھ چار ہزار روپے اناج کے ذخیرہ پر۔ ۹ ہزار روپیہ ضلع گوڑگانوہ کے دیہات کی حفظان صحت پر۔ ۲ لاکھ ۲۵ ہزار بہم رسانی آب کی سکیم پر۔ ساٹھ ہزار روپیہ براڈکاسٹنگ سکیم پر۔ اور باقی روپیہ مختلف صنعتوں اور مختلف شقوں پر صرف کیا جائے گا۔

لنڈن ۵ ستمبر۔ ایبے سینیا اور اطالیہ کے مراعات کا حل سوچنے کے لئے مختلف حکومتوں کے پانچ ارکان پر مشتمل ایک کمیٹی کے تقرر کی تجویز ہوئی ہے۔ جس کے متعلق اطالیہ نے بدیں وجہ عدم اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ کہ یہ حکومتیں آپس میں ملی ہوئی ہیں۔ اور اس سلسلہ میں جانبدارانہ رویہ اختیار کریں گی۔

عدلیس آبابا ۵ ستمبر۔ حکومت حبشہ نے سوئٹزرلینڈ کے فوجی افسروں کے ایک وفد کی خدمات کی ہیں۔ وہ افسران سب کے سب توپوں کے اعلٰے ماہر ہیں۔

سری نگر ۶ ستمبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ کشمیر کی زرعی و صنعتی نمائش کا افتتاح ۱۶ ستمبر کو ہوگا۔

شملہ ۶ ستمبر۔ کوچین کی بندرگاہ کے معاملہ میں حکومت ہند و کوچین میں جو جھگڑا چلا آتا ہے۔ اس کے متعلق جلد ایک کانفرنس منعقد کی جائے گی۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ حکومت ہند اور حکومت کوچین کے درمیان معاہدہ ہو جائے گا۔

پیرس ۶ ستمبر۔ گذشتہ شب جب فرانس کے قومی مظاہرات ہو رہے تھے۔ دو ہوائی جہازوں میں تصادم ہو گیا۔ جس کی وجہ سے ان میں آگ لگ گئی۔ دس ہوا باز ہلاک ہو گئے۔

جنیوا ۶ ستمبر۔ نمائندہ ایبی سینیا نے اپنی گورنمنٹ پر اٹلی کی طرف سے لگائے ہوئے الزامات کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ اٹلی حبشہ کو جسے وہ کچلنا چاہتا ہے۔ بدنام کرنے کی کوشش بھی کر رہا ہے۔ اور اس طرح التواء سے کام لیکر اپنی جنگی تیاریوں کو مکمل کر رہا ہے اس لئے لیگ کو اس تنازعہ کا جلد تصفیہ کرنا چاہئے۔

لاہور ۶ ستمبر۔ قضیہ مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں ۲۰ اور ۲۱ جولائی کے فائرنگ کی تحقیقات کرنے کے لئے حکومت پنجاب نے جو کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس نے ایک سو چار شہادتوں کا جائزہ لینے کے بعد اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے۔ کمیٹی کے اندازہ میں ۱۵ اموات ہوئیں اور ۵۰ زخمی ہوئے

عدلیس آبابا ۶ ستمبر۔ شہنشاہ حبشہ نے جو سرکاری بیان شائع کیا ہے۔ اس میں تنازعہ کے تصفیہ کیلئے پھر مجلس اقوام کو پکارا گیا ہے۔ اس میں یہ بھی اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ولوال کمیشن کی تحقیق کے مطابق حادثہ کی ذمہ واری حبشہ پر عاید نہیں ہوتی۔

اوٹاوہ ۶ ستمبر۔ حکومت کینیڈا نے جاپانی وزیر کو مطلع کیا ہے۔ کہ اگر کینیڈا کی اشیاء پر سے ۵۰ فیصدی کا زائد ٹیکس نہ ہٹایا گیا۔ تو ہمیں اس بات کا نوٹس دینا پڑے گا۔ کہ اینگلو جاپانی تجارتی معاہدہ کا کینیڈا پر اطلاق نہیں ہوتا۔

راولپنڈی ۶ ستمبر۔ اخبار پرتاپ لاہور لکھتا ہے۔ ۴ ستمبر کی رات کو بعض احراری لیڈروں کے خلاف جن میں مولوی عطاء اللہ صاحب مولوی حبیب الرحمٰن صاحب وغیرہ بھی شامل تھے۔ مظاہرے کئے گئے گذشتہ شب طرفین نے مظاہرے کئے دونوں گروہوں کے لیڈروں کے درمیان سخت درشت کلامی ہوئی۔ مگر پولیس نے انہیں منتشر کر دیا۔ ۶ ستمبر جمعہ کے روز جامع مسجد میں بعد نماز مسلمانوں نے ایک اجلاس منعقد کیا۔ جس میں مقررین نے لوگوں کو راولپنڈی کانفرنس کے فیصلوں پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔ اس کے بعد احرار نے جلسے کے انعقاد کا اعلان کرنا چاہا۔ لیکن حاضرین نے ان کے خلاف صدائے نفرین بلند کی۔ آخر پولیس اعلان کرنے والے احرار کو باہر لے گئی۔ اور جب وہ باہر اعلان کرنے لگے۔ تو ان کا جھنڈا چھین لیا گیا۔ اور وہ ڈھول جس سے منادی کی جارہی تھی پھاڑ ڈالا گیا۔ اخبار "زمیندار" ۷ ستمبر لکھتا ہے۔ کہ پولیس اور مقامی حکام احرار کی حفاظت کے لئے ہر طرح کی سرگرمیوں کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔

بھیرہ ۵ ستمبر۔ اخبار زمیندار ۷ ستمبر میں "عظیم الشان احراری جلسہ" کی حقیقت کو واشگاف کرتے ہوئے خواجہ عبدالحمید صاحب وائس پریذیڈنٹ انجمن اسلامیہ و نائب صدر بلدیہ بھیرہ تحریر کرتے ہیں۔ "یہاں احراریوں کا جلسہ محض چند غیر ذمہ دار مقامی مسلمانوں کے بلاوے پر منعقد ہوا۔ میں مسلمانان پنجاب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ جو جلسہ احراریوں کا ہوا۔ مسلمانان بھیرہ کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ کہا جاتا ہے۔ کہ وہ مسلمان جنہوں نے احراریوں کو اپنی ناواقفیت کی وجہ سے بھیرہ میں مدعو کیا تھا۔ اب پشیمان ہیں۔"

ناگپور ۷ ستمبر۔ صوبجات متوسط میں گذشتہ ہفتہ کے دوران میں ۱۰۲۳ آدمی ہیضہ سے ہلاک ہوئے۔ جب سے موسم برسات شروع ہوا ہے۔ اموات کی کل تعداد ۵۰۰۰ تک پہونچ گئی ہے۔

لاہور ۷ ستمبر۔ اخبار احسان کی ایک ہزار روپیہ کی ضمانت گذشتہ ہفتہ ضبط ہو چکی ہے اب اس سے ۴ ہزار روپیہ کی مزید ضمانت جو تین ہزار روپیہ اخبار اور ایک ہزار روپیہ پریس کی ضمانت پر مشتمل ہے۔ طلب کی گئی ہے۔

عدلیس آبابا ۷ ستمبر۔ اطالوی وزیر کونٹ ونسی نے حبشہ کے وزیر خارجہ کو اطلاع دی ہے۔ کہ حکومت اٹلی نے حبشہ سے اپنا قونصل واپس بلا لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ صرف ہرار اور اڈووہ میں اطالوی قونصل رہیں گے۔

اوٹاوہ ۷ ستمبر۔ وزیر اعظم کینیڈا نے اپنی تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ "اگر جنگ شروع ہو گئی۔ تو حکومت کا فرض ہوگا۔ کہ وہ ہر ممکن ذرائع سے کینیڈا کو اس سے باہر رکھے۔ ہم کسی ایسے غیر ملکی تنازعہ میں دخل نہیں دینگے۔ جس میں اہالیان کینیڈا کے حقوق کا کوئی تعلق نہ ہو"

پیرس ۷ ستمبر۔ ایک فرانسیسی اخبار لکھتا ہے۔ سائنور مسولینی۔ برطانیہ اور فرانس پر مشتمل ایک جدید کانفرنس کی تجویز کو منظور کر لیگا۔ برطانیہ کی طرف سے سر سیموئل ہور اور مسٹر سٹینلے بالڈون اور فرانس کی جانب سے ایم لاوال اس کے نزدیک بہترین نمائندہ ہیں۔

لاہور ۷ ستمبر۔ ایک سرکردہ سکھ روزنامہ اس خبر کا ذمہ دار ہے۔ کہ ۱۰ ستمبر کو پنجاب کے بڑے بڑے شہروں میں نقص امن کے احتمال کے پیش نظر دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی جائے گی۔ لیکن سرکاری حلقوں سے اس امر کی تصدیق نہیں ہوئی۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا) ایڈیٹر غلام نبی